Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۲۹ — رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ — یوم ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۹ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ ۱۲ شہادت ۱۳۵۴ہش ۱۲ اپریل ۱۹۷۵ء | نمبر ۸۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۲ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

کل خدا تعالیٰ کے فضل سے بخار نارمل رہا مگر کمزوری بہت ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور حضور کی صحت اور عمر میں بہت برکت دے۔ آمین

ربوہ ۱۲ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

سر میں شدید درد ہے۔ نواب محمد احمد صاحب کی طبیعت بھی بہت خراب ہے

احباب جماعت توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا اور آپ کے فرزندِ اکبر محترم نواب محمد احمد خان صاحب کو صحتِ کاملہ عطا کرے اور صحت و عافیت کیساتھ لمبی عمر عطا

ربوہ ۱۱ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج علالتِ طبع کی وجہ سے نماز جمعہ پڑھانے کے لئے مسجد اقصیٰ میں تشریف نہ لا سکے حضور کے زیر ارشاد نماز جمعہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ کے شروع میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی تحریک فرمائی اس کے بعد آپ نے سورۃ النساء کی ایک آیت کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ ہر قسم کے شرک سے بچتے ہوئے توحید کے مقام پر قائم رہیں اور والدین، عزیز و اقارب یتامیٰ، مساکین، ہمسایوں، مسافروں اور جن کے وہ مالک ہوں ان سب سے احسان اور مروت کا سلوک کریں۔ آپ نے بتایا کہ اسلامی معاشرہ کی یہ خصوصیت ہے کہ اس میں بلا امتیاز مذہب و ملت سب کی جان و مال کی حفاظت کی جاتی ہے اور حقیقی مسلمان وہی ہے جو اپنے اپنے دائرہ میں سب مخلوقِ خدا کے لئے ابرِ رحمت ہو۔ تمام احمدی احباب کا فرض ہے کہ وہ قرآن پاک کی اس تعلیم پر پوری طرح عمل پیرا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۱۲ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی مطلع فرماتی ہیں کہ:۔

مرزا شمیم احمد صاحب بدستور علیل ہیں اور ابھی حالت خطرے سے باہر نہیں ہے

احباب جماعت محترم مرزا شمیم احمد صاحب کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

مکرم میاں عبد السمیع صاحب قمر محسن آئل ملز فیکٹری ایریا لائلپور گردے اور یوریٹر میں پتھری کی وجہ سے بہت بیمار رہے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پتھری نکل آئی ہے۔ الحمد للہ۔ بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت دعا کریں کہ (باقی ص ۵)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری جماعت بیعت کے سچے منشاء کو پورا کرنیوالی ہونی چاہیئے

صرف زبان سے نہیں بلکہ مجاہدہ کے جس قدر طریق خدا تعالیٰ نے بتائے ہیں وہ سب بجا لاؤ

"ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہیئے کہ نری لفاظی پر نہ رہے بلکہ بیعت کے سچے منشاء کو پورا کرنے والی ہو۔ اندرونی تبدیلی کرنی چاہیئے۔ صرف مسائل سے تم خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے۔ اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں۔ اگر تم میں مکر، فریب، کسل اور سستی پائی جائے تو تم دوسروں سے پہلے ہلاک کئے جاؤ گے۔ ہر ایک کو چاہیئے کہ اپنے بوجھ کو اٹھائے اور اپنے وعدے کو پورا کرے۔ عمر کا اعتبار نہیں۔ دیکھو۔۔۔ ہر جمعہ میں ہم کوئی نہ کوئی جنازہ پڑھتے ہیں۔ جو کچھ کرنا ہے اب کر لو۔ جب موت کا وقت آتا ہے تو پھر تاخیر نہیں ہوتی۔ جو شخص قبل از وقت نیکی کرتا ہے امید ہے کہ وہ پاک ہو جائے۔ اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے سعی کرو۔ نماز میں دعائیں مانگو۔ صدقات خیرات سے اور دوسرے ہر طرح کے حیلہ سے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا میں شامل ہو جاؤ۔ جس طرح بیمار طبیب کے پاس جاتا، دوائی کھاتا، مسہل لیتا، خون نکلواتا، ٹکور کرواتا اور شفا حاصل کرنے کے واسطے ہر طرح کی تدبیر کرتا ہے اسی طرح اپنی روحانی بیماریوں کو دور کرنے کے واسطے ہر طرح کی کوشش کرو۔ صرف زبان سے نہیں بلکہ مجاہدہ کے جس قدر طریق خدا تعالیٰ نے فرمائے ہیں وہ سب بجا لاؤ۔ صدقہ خیرات کرو۔ جنگلوں میں جا کر دعائیں کرو۔ سفر کی ضرورت ہو تو وہ بھی کرو۔ بعض آدمی پیسے لے کر بچوں کو دیتے پھرتے ہیں کہ شاید اسی طرح کشوف باطن ہو جائے۔ جب باطن پر قفل ہو جائے تو پھر کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ تدبیر کرنے والے کو پسند کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۸۸، ۱۸۹)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

ہم خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کر کے دنیا کیلئے ایک نمونہ بننے کیلئے پیدا ہوئے ہیں ہمارے اعمال و عقائد میں تضاد نہیں ہونا چاہیئے

ہماری زندگی کا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنے نمونہ اور روحانی خوبصورتی کے نتیجہ میں دنیا میں اسلام کو سربلند کریں

خدا کرے کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ کی پیروی کے نتیجہ میں اپنے اس مقصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۴ ر صلح ۱۳۵۴ ھش مطابق ۲۴ ر جنوری ۱۹۷۵ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب ایم۔اے انچارج شعبہ زودنویسی ربوہ

سورہ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے مندرجہ ذیل آیہ کریمہ تلاوت فرمائی:

فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ۝ (الانعام ۱۴۸)

اور پھر فرمایا:-

میں نے بتایا تھا کہ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مہدی معہود علیہ السلام کی وساطت سے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فیض پہنچا ہے کہ اُسے

اللہ تعالیٰ کا عرفان

نصیب ہوا۔ ہماری ہر دم یہ کوشش رہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی رہے اور ہم کبھی اس کی ناراضگی مول لینے والے نہ بنیں۔

قرآن عظیم نے ہمیں بہت سی تعلیمات دی ہیں۔ ہمیں بار بار اور کھول کھول کر بتایا ہے کہ بدیوں، بداعمالیوں اور گناہوں سے بچ کر ہی ہم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اسی طرح بہت سی ایسی تعلیمات بھی دی ہیں کہ جن پر عمل پیرا ہو کر ہم اللہ تعالیٰ کے پیار، اس کی محبت اور اس کی رضا کو حاصل کر سکتے ہیں۔

میں نے چھوٹی سی آیت جو ابھی تلاوت کی ہے، اس میں ہر دو پہلوؤں کے متعلق ہمیں ایک بات بتائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے رسول! اگر نوعِ انسان میں سے ایک گروہ تیری تکذیب کرے اور تصدیق نہ کرے تو اس سے تیری بعثت کے مقصد پر کوئی اثر نہیں پڑتا کیونکہ تیرے ماننے والے بھی موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمتوں کے مورد ہیں۔ یہ عربی زبان کا محاورہ ہے کہ ایک لفظ استعمال ہوتا ہے اور اسکے متضاد معنے بھی وہاں موجود ہوتے ہیں۔ اس لفظ کا سیاق و سباق بتاتا ہے کہ اس کے دوسرے معنوں کو بھی مدنظر رکھا جائے۔ پس اگرچہ اس آیہ کریمہ میں "فَإِنْ كَذَّبُوكَ" کہا ہے لیکن کذب اور صدق عربی زبان میں ایک دوسرے کے مقابلے میں استعمال ہوتے ہیں۔

کذب کے معنے

ہیں جھٹلانا اور کذّب کے معنے ہیں، جھوٹ کی طرف منسوب کرنا۔ یہ قولاً بھی ہے اور اعتقاداً بھی۔ یعنی وہ اعتقاد جس کے نتیجہ میں عمل پیدا ہوتا ہے، اس معنی میں بھی اسے استعمال کرتے ہیں اور جیسا کہ میں ابھی بتاؤں گا اس آیت میں جو بات بیان ہوئی ہے، وہ ہر دو پر حاوی ہے یعنی کذب کے ساتھ صدق کے معنے بھی مضمر ہیں یعنی اپنے قول سے بھی تصدیق کرنا اور اعتقاد بھی ایسا ہی پختہ رکھنا کہ جس کے نتیجہ میں عمل پیدا ہوتا ہے۔

پس جہاں یہ بیان ہوا کہ نوعِ انسان میں سے جن کی طرف قرآن عظیم جیسی کامل اور مکمل کتاب نازل ہوئی اور یہی وہ کامل اور مکمل شریعت ہے جسے انسان کامل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے مگر ان لوگوں کا ایک حصہ اسے جھوٹ کی طرف منسوب کرتا ہے اور چونکہ لوگ اسے جھوٹ سمجھتے ہیں، اسلئے کہتے ہیں ہم اسپر عمل نہیں کرینگے۔ فرمایا ایک دُوسرا گروہ ہے جو تصدیق کرتا ہے، قول سے بھی کہ خدا تعالیٰ کا ایک سچا اور کامل رہبر ہماری طرف آگیا اور دل سے بھی اسکو تسلیم کرتے ہیں اور قرآنی ہدایات کے مطابق اعمال بجالاتے ہیں۔ چونکہ یہ دُوسرا گروہ ایسے لوگوں پر مشتمل ہوتا ہے جس کے ساتھ خدا تعالیٰ کی رحمت کا تعلق ہوتا ہے اسلئے جو اُنکی جزا تھی، اُسے پہلے بیان کر دیا اور فرمایا:-

فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ

جیسا کہ میں نے بتایا ہے، عربی محاورہ خود لفظ کے معنی اور مفہوم کو متعیّن کرتا ہے۔ اس لحاظ سے اس کا مفہوم یہ ہے کہ اے رسول! وہ لوگ جو تکذیب نہیں کرتے بلکہ تصدیق کرتے ہیں، وہ لوگ جو صدقِ دل سے تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تیری شریعت کو حقیقتاً سچی اور کامل ہدایت سمجھتے ہیں، اُن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سلوک ہوتا ہے اور اُن کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے جلوے ظاہر ہوتے ہیں جو اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ذُو رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ہے۔ لیکن وہ دوسرا گروہ جو تکذیب کرتا ہے اور اسلام کو سچا دین نہیں سمجھتا اور چونکہ سچا نہیں سمجھتا اسلئے اسپر عمل بھی نہیں کرتا تو مکذّبین کے اس گروہ کو یہ بھولنا نہیں چاہیئے کہ

لَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ۝

کہ جو لوگ مجرم ہیں اور بدی اور بدعملی سے چمٹے ہوئے ہیں، اُن سے اللہ تعالیٰ کا عذاب ٹلایا نہیں جاسکتا۔ انہیں خدا کا عذاب بہرحال چکھنا پڑتا ہے۔

جیسا کہ ذُو رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ یہاں مکذّبین کے ساتھ مصدّقین کا بھی ذکر کیا گیا ہے وہاں مجرم کا لفظ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ منکر کا فر کیساتھ مفسد منافق کا بھی ذکر ہے۔ ورنہ یہ کہا جاتا کہ لَا يُرَدُّ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ۝ مگر قرآنِ کریم نے ایسا نہیں کہا۔ عربی زبان میں مجرم ایسے شخص کو کہتے ہیں جو مکروہ اعمال بجالاتا ہے۔ جو آدمی کافر منکر ہے اُسکے بُرے اعمال اس وجہ سے ہوتے ہیں کہ وہ زبان سے بھی اور اعتقاداً و عملاً بھی شریعت محمدیہ پر ایمان نہیں رکھتا۔ لیکن ایک گروہ وہ ہے جو قولاً یہ کہتا ہے اور جس کی زبان یہ تسلیم کرتی ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں

اور آپ پر اللہ تعالیٰ کی کامل شریعت قرآن کریم کی شکل میں نازل ہوئی ہے لیکن وہ اس پر دلی اعتقاد نہیں رکھتا اس لئے وہ فسق و فجور میں مبتلا ہوتا اور شریعت کے احکام کو پیٹھ پیچھے پھینک دیتا ہے۔

پس وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ میں وہ مکذب بھی شامل ہے جو نہ زبان سے تصدیق کرتا ہے اور نہ دل سے اس پر اعتقاد رکھتا ہے اور اس میں مکذبین کا وہ گروہ بھی شامل ہے جو زبان سے تو تصدیق کرتا ہے لیکن دل سے تکذیب کرتا ہے اور فسق و فجور میں مبتلا رہتا ہے اور یہ منافق کا کام ہے چونکہ ایک کافر کے قول اور اس کے فعل میں تضاد نہیں ہوتا۔ مکذّب کافر اور منکر زبان سے بھی صداقت کا انکار کرتا ہے اور پھر اسی کے مطابق اس کے عقائد اور اعمال بھی ہوتے ہیں۔ کیونکہ خود تضاد بھی انسانی زندگی کا ایک بہت بڑا گناہ ہے اس لئے کافر کا تضاد کے گناہ سے بچنا اُسے یہ فائدہ دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ایک وجہ بغاوت و فساد کے نہ ہونے کی وجہ سے اس کے لئے جہنم کا سب سے نچلا درجہ مقرر نہیں کرتا لیکن جو آدمی منافق ہے وہ زبان سے تو کہتا ہے میں ایمان لایا مگر دلی اعتقاد کے فقدان کی وجہ سے اس کے فسق و فجور میں مبتلا ہونا بتاتا ہے کہ وہ ایمان نہیں لایا اور ریا کے طور پر بظاہر کچھ نیک اعمال بھی بجالاتا ہے لیکن حقیقی نیکی اس سے اتنی ہی دور ہوتی ہے جتنی زمین آسمان سے دُور ہے اس لئے اس آیت میں یہ پتہ لگتا ہے کہ یہ تضاد والا جو گناہ ہے، اس کو خدا تعالیٰ نے نظر انداز نہیں کیا۔ چنانچہ

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (النساء آیت ۱۴۶)

کو اس آیت کے ساتھ ملا کر معنی کریں تو ہمیں یہ پتہ لگتا ہے کہ اگرچہ منافق آدمی مکذّب منکر اور کافر کے ساتھ اعتقاداً اور عملاً شامل ہوتا ہے۔ لیکن ایک زائد گناہ وہ یہ کرتا ہے کہ اس کی زندگی میں تضاد پایا جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے کہ تضاد نہ پایا جائے۔ ایک شخص باغی ہے وہ کھلم کھلا کہتا ہے کہ میں ایمان نہیں لاتا اور ایک وہ ہے جو کہتا ہے میں ایمان لاتا ہوں یعنی صرف زبان سے ایمان لاتا ہے مگر نہ اس کا اعتقاد ایمان کے مطابق ہوتا ہے اور نہ اس کے اعمال ایمان کے مطابق ہوتے ہیں۔ پس منافق کا ایک گناہ منکر اور کافر سے زیادہ ہوتا ہے باقی گناہ برابر ہوتے ہیں اسلئے

فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

کی سمجھ آگئی کہ کیوں منافقین کو زیادہ سزا دی گئی ہے۔ ویسے تو ہم قرآن کریم کی ہر آیت پر ایمان لاتے ہیں چاہے اس کی ہمیں سمجھ آئے یا نہ آئے لیکن چونکہ خدا تعالیٰ نے قرآن عظیم کو ایک حکمت والی کتاب بنایا ہے۔ اسلئے وہ ساتھ ساتھ سمجھاتا اور دلیل بھی دیتا ہے

غرض اللہ تعالیٰ نے اس آیہ کریمہ رَبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ میں یہی مضمون بیان فرمایا ہے کہ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ۔ اور اس طرح بتایا ہے کہ میں (اللہ) رحمت واسعہ کا مالک ہوں۔ اگرچہ یہ درست ہے اور یقیناً درست ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات کا جلوہ اللہ پر ایمان لانیوالے کہ اس سے تعلق رکھنے والے اس پر جاں نثار کرنیوالے اور اسکے فدائیوں پر ظاہر ہوتا ہے اور وہ جلوہ دنیا پر یہ ثابت کرتا ہے کہ ہمارا رب

ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ

ہے لیکن باوجود اس بات کے کہ اللہ تعالیٰ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ہے نوع انسانی کو یہ بات نہیں بھولنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ قہار بھی ہے۔

انسان پر اُس کا غضب بھی بھڑکتا ہے۔ اگر کوئی شخص خود کو اللہ تعالیٰ کے غضب کا اہل بنالے تو وہ خواہ زبان سے انکار کرے اور اس کے مطابق ہی وہ کافر و منکر کہلائے خواہ زبان سے اقرار کرے لیکن دلی اعتقاد نہ رکھے اور دلی اعتقاد کے نتیجہ میں جو مخلصانہ اعمال سرزد ہوتے ہیں وہ اس سے سرزد نہ ہو رہے ہوں تو اس سے اللہ تعالیٰ کا عذاب ٹالا نہیں جا سکتا۔ اس میں بڑی سخت وارننگ اور تنبیہہ ہے اُن کے لئے بھی جو منکر اور کافر ہیں اور اُن کے لئے بھی جو بظاہر خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کی جماعت میں امت محمدیہ میں شامل ہوتے ہیں لیکن اُن کا اقرار محض زبان کا ہوتا ہے۔ یہ اقرار دل اور دوسرے جوارح اور عمل کا نہیں ہوتا۔ مثلاً اعتقاد جو اگر زبانی اقرار سے تضاد رکھتا ہے یا عمل جو ہے وہ زبانی دعوے سے مختلف ہے، تو زبانی دعووں سے کوئی شخص خدا تعالیٰ کا پیار حاصل نہیں کر سکتا بلکہ وہ اس زمرہ میں شامل ہو جاتا ہے جس کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچ نہیں سکتے۔

غرض جو لوگ کھلم کھلا انکار کرتے ہیں، وہ تو واضح ہیں لیکن ہر وہ شخص جو خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا اور اُس نے یہ اعلان کیا کہ وہ اپنی زندگی اُس

شریعت اور ہدایت

کے مطابق گزارے گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی یعنی قرآن کریم کو لائحہ عمل بنائے گا۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلحائے امت کے جس سلسلہ کی ہمیں اطلاع دی ہے اور جس کے متعلق قرآن کریم نے کہا ہے کہ برگزیدہ اور صالحین کے ساتھ ہو گے تو اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرو گے۔ چنانچہ وہ شخص بھی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ صالحین کے ساتھ ہوگا۔ اسی طرح جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی علیہ السلام کے آنے کی پیشگوئی فرمائی اور اس کا یہ دعویٰ ہے کہ میں نے مہدی علیہ السلام کو پہچانا ہے اور چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مہدی کو سلام بھیجا ہے اسلئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اُسے یعنی مہدی معہود کو جو سلامتی پہنچی تھی اُس میں حصہ دار ہونے کی کوشش کی۔ صرف اُس کے لئے نہیں بلکہ ساری جماعت کے لئے بڑے خوف کا مقام ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص اپنی غفلت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے اُن فضلوں سے محروم ہو جائے جو جماعت احمدیہ پر نازل ہوتے ہیں۔ ویسے جان بوجھ کر تو کوئی احمدی ایسا نہیں کرتا سوائے اسکے کہ کوئی منافق ہو۔ لیکن میں اس وقت منافق کی بات نہیں کر رہا۔ میں اُن لوگوں کی بات کر رہا ہوں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس آیہ کریمہ میں وارننگ دی ہے اور جن کو تنبیہہ کی گئی ہے کہ دیکھو قول و فعل میں تضاد

بڑے خوف کا مقام

ہے۔ اگر تمہارے قول اور تمہارے فعل اور تمہارے اعتقاد میں تضاد ہوا باوجود اس کے کہ تم نے دعویٰ یہ کیا کہ ہم ایمان لائے۔ ہم نے تصدیق کی۔ لیکن اگر تمہارا اعتقاد اس سے مختلف ہوا یا تمہارے اعمال اُس سے مختلف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوئے تو یہ نہ بھولنا کہ
لَا یُرَدُّ بَاْسُہٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ کہ تم مجرم بن جاؤ گے اور مجرم اللہ تعالیٰ کے عذاب کے مستحق ہوتے ہیں۔ قرآن کریم نہیں یہ بتا دیتا ہے کہ یہ عذاب ہے۔ اس سے تم بچ نہیں سکتے اس کو ٹالا نہیں جاسکتا اس لئے ہمیں یہ حکم ملا ہے کہ جس معنی میں اسلامی اصطلاح میں تصدیق کا لفظ استعمال ہوا ہے اور وہ تکذیب کے مقابلہ میں ہے اس معنی میں ہم مصدّق ہوں گے از بان سے بھی تصدیق کرنے والے اور اس کے مطابق عملی اعتقاد رکھنے والے ہوں گے۔ در اصل "اعتقادِ صحیح" منبع بنتا ہے اعمالِ صالحہ کا۔ پس اگر ہمارے اعمال صالحہ ہوں گے تو ہم اپنی زندگیوں میں خدا تعالیٰ کو ذُو رَحْمَۃٍ وَّاسِعَۃٍ پائیں گے۔ لیکن اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو خواہ ہمارا دعویٰ یہ ہو کہ ہم مصدّق ہیں، ہمارا مقام مصدّق کا مقام نہیں ہوگا۔ بلکہ ہم اللہ تعالیٰ کے قہر کے نیچے آجائیں گے۔ لیکن ایک احمدی جو منافق نہیں ہے۔ ویسے الٰہی سلسلوں میں منافقوں کا سلسلہ بھی ساتھ لگا ہوا ہے لیکن وہ تو استثناء ہیں اور جو استثناء ہے وہ قاعدہ کو ثابت کرتا ہے۔ الٰہی سلسلوں میں

بہت بھاری اکثریت

مخلصین کی ہوتی ہے۔ میرے خیال میں منافق کا وجود تو شاید ہزار میں سے ایک بھی نہیں ہوگا شاید دس ہزار میں ایک بھی نہیں ہوگا لیکن جو شخص منافق نہیں ہے یعنی اُن لوگوں کی طرح نہیں ہے جو جانتے بوجھتے ہوئے زبان سے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اس کے مطابق اعتقاد نہیں رکھتے اور نہ عمل کرنے لئے تیار ہیں سوائے ریا اور دکھاوے کے عمل کے۔ منافق کے تو سارے اعمال ہی دکھاوے کے ہوتے ہیں کیونکہ جب وہ دل سے اعتقاد ہی نہیں رکھتا اور اس کا ایمان صحیح ہے ہی نہیں تو اس کا جو مومنانہ عمل ہوگا وہ ریا اور دکھاوے کا عمل ہوگا۔ وہ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والا عمل نہیں ہوگا لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے کہ انسان صداقت کے پہچان لینے کے بعد بھی بشری کمزوری یا غفلت کے نتیجہ میں ایک ایسا کام کر لیتا ہے جو ایک مومن اور مصدّق کا عمل نہیں ہوتا بلکہ ایک منافق کا عمل ہوتا ہے۔

پس نفاق سے بچنے کے لئے

دعائیں کرنی چاہئیں

اس سے بچنے کے لئے مجاہدہ کرنا چاہیئے اور بڑی کوشش کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نفاق سے محفوظ رکھے یاد رکھیں ہم خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرکے دنیا کے لئے ایک نمونہ بننے کی خاطر پیدا ہوئے ہیں۔ ہماری زندگی کا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنے اس نمونے اور روحانی خوبصورتی کے نتیجہ میں دنیا میں اسلام کو سربلند کرسکیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ رحمۃ للعالمین تھے اسلئے جب آپ کا سایہ انسان پر پڑتا ہے تب اس میں خوبصورتی پیدا ہوتی ہے اس خوبصورتی اور اس احسان کے نتیجہ میں کہ انسان جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن پکڑتا ہے تو آپ کی قوتِ احسان انسان کے اندر پیدا ہو جاتی ہے۔ خدا کرے آپ کے اس حسن و احسان اور آپ کے اُسوۂ حسنہ کی پیروی کے نتیجہ میں ہم اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور ہمارا مقصد یہی ہے کہ ہم نے نوعِ انسان کے دل جیت کر اپنے محبوب آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنے ہیں۔ انشاء اللہ۔ وباللہ التوفیق۔

مجالس انصار اللہ کا سالِ رواں کا تربیتی لائحہ عمل

محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ... کے خطبہ جمعہ میں انصار اللہ کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ احمدی بچوں اور نوجوانوں کی تربیت کی ذمہ داری انصار اللہ پر ہے۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں مجلس مرکزیہ نے حسب ذیل تربیتی لائحہ عمل ترتیب دیا ہے جسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرما لیا ہے۔ بنیادی تربیت کا سالِ رواں کا لائحہ عمل یہی حصہ ہوگا۔ مجالس کما حقہ اس تربیتی لائحہ عمل پر کاربند ہوں۔

بسلسلہ عقائد

۱۔ ہر گھر میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا جائے تاکہ بچوں اور نوجوانوں میں اسلامی تعلیم پختہ ہو۔

۲۔ مجالس انصار اللہ اس بات کا اہتمام کریں کہ پرائیویٹ مجالس میں ادھر ادھر کی باتوں کی بجائے دینی امور و مسائل کے بارہ میں بحث و تمحیص ہو۔

۳۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تعلیم القرآن کی سکیم کو عام کیا جائے۔ خصوصاً انصار اللہ کو اس بارہ میں زیادہ تاکید ہونی چاہیئے

۴۔ ہر انصار اس بات کی ذمہ داری لے کہ کم از کم دو آدمیوں کو مسائل سمجھائے

۵۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی تحریرات اور ارشادات جو اخبار الفضل اور رسائل اور پمفلٹس میں شائع ہوں ان کا بغور مطالعہ ہو۔

۶۔ جہاں جہاں مساجد میں درس کا انتظام نہ ہو وہاں درس شروع کرائے جائیں اور درس میں عقائد و اعمال کی پختگی پر زور دیا جائے۔ اور دلنشین پیرایہ میں مسائل سمجھائے جائیں

۷۔ اس امر کی تحریک کی جائے کہ دوست اخبار الفضل کو کثرت سے پڑھیں سلسلہ کے دوسرے تبلیغی اور تربیتی رسالے بھی پڑھے جائیں۔

۸۔ مرکز کی مسجد مبارک میں درسِ قرآن مجید اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام شروع کیا جا رہا ہے۔ ربوہ تشریف لانے والے دوستوں کو چاہیئے کہ اس درس سے

نمائندہ انصار

عملی تربیت

۱۔ ہر فرد جماعت سے نماز اور جمعہ کی پابندی کروائی جائے۔

۲۔ ایسے لوگ جو باوجود کوشش اور توجہ دلانے کے اس طرف متوجہ نہ ہوں ان کے نام حلقہ کی مجلس عاملہ میں پیش کرکے اخلاقی دباؤ ڈالا جائے

۳۔ حلقہ وار وفود بنائے جائیں جو دوستوں کو مل کر نماز باجماعت اور مسابقت الی الخیر کی تلقین کریں

۴۔ حضور کے منشاء کے مطابق دور کے علاقوں میں بسنے والے احمدیوں تک بھی پہنچا جائے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کی جائیں۔ آپ ناکین انصار اللہ کو تحریک فرمائیں کہ وہ اپنے اردگرد والے احمدی دوستوں کو ملیں اور حضور کے اس منشاء کو پورا فرمائیں۔

۵۔ امسال اصلاح معاشرہ اور تزکیہ نفوس کے لئے ہفتہ تربیت منایا جائے گا۔ تاریخوں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ مجالس کو چاہیئے کہ مندرجہ ذیل مضامین پر تقریر کرنے والے کا بندوبست کریں۔
(تفصیلی نوٹ طبع کروا کے مرکز کی طرف سے مجالس کو بھجوا دئے جائیں گے انشاء اللہ)

۱۔ خلافت سے وابستگی
۲۔ نماز باجماعت کی اہمیت
۳۔ جنازہ میں شمولیت
۴۔ تیمارداری ۵۔ غضِ بصر
۶۔ آدابِ مجلس

لازمی چندے تو کم از کم معیار ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"لازمی چندہ جات لازمی ہیں وہ بہرحال آپ کو ادا کرنے چاہئیں لازمی چندے مختلف ادوار میں سے گزر کر کم سے کم ایمان کے معیار کو بتاتے ہیں"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۹ فتح ۱۳۵۱ھش)

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احبابِ جماعت سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خصوصی خطاب

"ایک جذبہ اور ایک بشاشت کیساتھ قربانی دینے کا سوال ہے وہ ہر احمدی کو دینی چاہیئے"

اب جبکہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال عنقریب ختم ہونے والا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت کو خصوصی طور پر توجہ دلائی ہے کہ وہ جلد از جلد اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیں اور نہایت بشاشت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی قربانیوں کو پیش کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"پس جیسا کہ میں نے کہا ہے سالِ رواں کے مالی بجٹ ختم ہونے میں صرف اڑھائی ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ بجٹ کو پورا کرنے کے لئے سولہ سترہ لاکھ روپے کی مزید رقم آنی چاہیئے۔ اس میں سے پانچ چھ لاکھ روپیہ تو آخری دس دنوں میں آجاتا ہے۔ یہ عام طور پر جماعت کا قاعدہ اور طریق چلا آرہا ہے۔ مالی سال ۱۰ مئی کو بند کیا جاتا ہے کیونکہ اپریل کی تنخواہیں اور دیگر آمدنیاں یکم، دو، تین مئی کو ہوتی ہیں۔ اس لئے ہم ہر سال چند دنوں کی گنجائش رکھتے ہیں۔ چنانچہ مئی کے شروع میں پانچ چھ لاکھ روپیہ آجاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یکم مئی سے پہلے پہلے گیارہ بارہ لاکھ روپے کی جو کمی اس وقت نظر آرہی ہے وہ پوری ہونی چاہیئے۔ اگر احباب جماعت اپنے رب کریم پر بھروسہ رکھیں گے تو وہ یاد رکھیں کہ خدا ان کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ انہیں مالی قربانی کی بھی توفیق دے گا۔ ایک جذبہ اور بشاشت کے ساتھ قربانی دینے کا سوال ہے وہ ہر احمدی کو دینی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ خدا کرے ہمارا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھنے والا ہو کسی جگہ ٹھہرنے والا نہ ہو۔ جیسے اس کی رحمتیں پہلے نازل ہوتی رہی ہیں ویسے ہی اب بھی نازل ہوں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ر فروری ۱۹۷۵ء مطبوعہ الفضل ۱۳ر مارچ ۱۹۷۵ء)

پس احبابِ جماعت بالخصوص عہدیدار اصحاب کا یہ فرض ہے کہ وہ دن رات ایک کرکے اپنی ذمہ داریوں کو ادا فرماویں سیکرٹریانِ مال کے پاس چندوں کی جو رقم جمع ہو وہ فوری طور پر مرکز میں ارسال کریں اور جو رقم ساتھ کے ساتھ جمع ہوتی رہے اسے التزام کے ساتھ ۳۰ر اپریل سے پہلے پہلے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کراکے اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہونے کی کوشش کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور انہیں توفیق دے کہ وہ غلبۂ اسلام کی خوشکن گھڑیوں کو قریب سے قریب تر لے آویں۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اخبارِ احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں کامل شفا بخشے اور اپنی حفاظت و امان میں رکھے۔ آمین

محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر ناظم دارالقضاء نے ۵۔اپریل ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ بعد نمازِ فجر مسجد ناصر میں عزیزہ فریدہ حمید صاحبہ بی۔اے، بی ایڈ بنت مکرم میاں عبد الحمید صاحب جنجوعہ کا نکاح چوہدری بشیر احمد صاحب ماڈرن سروس سٹیشن بہاولپور کے ساتھ پچیس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ تقریب رخصتانہ اسی روز بعد نمازِ عصر عمل میں آئی۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(عباد اللہ گیانی منیجر الفضل ربوہ)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس ۱۸ر اپریل سے ۲ر مئی ۱۹۷۵ء تک ہو رہی ہے۔ اس تربیتی کلاس میں تمام مجالس کی نمائندگی ضروری ہے۔

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

درخواستِ دعا

میرے والد محترم عبد الجلیل عشرت صاحب کی دائیں آنکھ کے سفید موتیا کا ۲ر اپریل کو میو ہسپتال لاہور میں اپریشن ہوا ہے۔ وہ البرٹ وکٹر ہسپتال لاہور کے کمرہ نمبر ۴۴۔اے میں داخل ہیں احباب سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک محمود احمد انکم ٹیکس آفیسر سیالکوٹ)

اظہارِ تشکر اور درخواستِ دعا

ہماری نہایت پیاری بہن عزیزہ میمونہ اکرم کی المناک وفات کے موقع پر ربوہ۔ بیرون ربوہ اور بیرونِ پاکستان سے کثرت سے واجب الاحترام بزرگوں، بہنوں اور بھائیوں نے خود تشریف لاکر یا بذریعہ خطوط و ٹیلیگرام نہایت ہمدردی اور خلوص سے تعزیت فرمائی ہے۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے غریب خانہ پر تشریف لاکر بڑی محبت کے ساتھ دلجوئی فرمائی۔ علاوہ ازیں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد خواتین نیز ربوہ کی بے شمار بہنوں نے تشریف لاکر غمگساری کی۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے بذریعہ خط نہایت شفقت کا اظہار فرمایا اور بہت قیمتی دعاؤں سے نوازا ہے۔

میں اپنے جملہ برادران اور ہمشیرگان کی طرف سے ان سب بزرگ اور معزز ہستیوں کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین

قارئینِ کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور اس کے معصوم بچوں کا ہمیشہ ہر گام پر حافظ و ناصر رہے اور سب لواحقین کو صبرِ جمیل سے نوازے۔ آمین

(خاکسار بشریٰ بشیر پرنسپل جامعہ نصرت۔ ربوہ)

اعلانِ نکاح

عزیزہ بشریٰ رعنا عابد ایم۔اے بنت میاں محمد اسحٰق صاحب عابد دارالصدر غربی ربوہ کا نکاح عزیز ناصر محمود صاحب ابن مکرم عبد السلام صاحب بٹ نیو مسلم ٹاؤن لاہور کے ساتھ آٹھ ہزار روپیہ حق مہر پر ۲۲۔فروری ۱۹۷۵ء کو بمقام لاہور محترم بابو عبد الحمید صاحب شملوی نے پڑھا۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین۔

(غلام مصطفیٰ صادق۔ تحریک جدید وکالت مالِ ثانی۔ ربوہ)

ٹیلی ویژن، ریڈیو اینڈ ٹیپ ریکارڈر کی تسلی بخش مرمت کے لئے ۱۵ سالہ تجربہ کار انجینئر کی خدمات حاصل کریں۔ شام ۵ بجے سے ۸ بجے تک ٹی وی سروس کے لئے خاص انتظام موجود ہے۔ فون نمبر ۵۶۸ پر بھی رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

کامران ٹی وی سروس

بالمقابل کامران شو سٹور
باجوہ مارکیٹ گولبازار۔ ربوہ

اپنی ہر قسم کی طبی ضروریات
کیلئے
دواخانہ خدمتِ خلق (رجسٹرڈ)
گولبازار ربوہ
کو یاد رکھیں

دانتوں کی کامیاب علاج گاہ

ماسخورہ۔ دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں سے خون یا پیپ کا آنا جائے یا پانی کا گرم سرد لگنا۔ اور دانت درد کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے

نیز

دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔

شریف ڈینٹل کلینک
آف چنیوٹ
نزد مسجد اقصیٰ۔ ربوہ
فون ۵۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جزائر فیجی میں تحریک جدید انجمن احمدیہ اور سیز مشن سکول کی توسیع

اللہ تعالیٰ کے فضل سے فیجی کے لٹوکا شہر میں ہمارے دو سکول میں ہمارے دو سکول چل رہے ہیں۔ ایک پرائمری سکول "تحریک جدید انجمن احمدیہ اوورسیز فیجی" نام سے ہے اور دوسرا "تعلیم الاسلام کنڈر گارٹن" نام سے چل رہا ہے۔ ہمارے پرائمری سکول میں دس اساتذہ ہیں اور تین صد ستر (۳۷۰) طلبہ ہیں۔ اس سکول میں آٹھ کمرے تھے۔ طلبہ کی روز افزوں آمد اور کثرت کی وجہ سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ سکول میں مزید کمرے تعمیر کر کے اس میں توسیع کی جائے۔ چنانچہ گزشتہ سال ہماری سکول کمیٹی نے یہ تجویز منظور کی کہ دو کمرے دو منزلہ عمارت کی صورت میں تعمیر کئے جائیں۔ اس سلسلہ میں محکمہ تعلیم نے ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

تعمیر شروع کر دی گئی جو مارچ ۱۹۷۵ء میں تکمیل کو پہنچی۔ اس توسیع پر پانچ ہزار ڈالر خرچ کئے گئے۔ سکول کمیٹی نے تجویز کی کہ ان دونوں کمروں کی تعمیر مکمل ہونے پر ایک خاص افتتاحی تقریب منائی جائے۔ چنانچہ یہ تقریب ۱۵ مارچ ۱۹۷۵ء کو منائی گئی۔ وقت ۲ بجے دن سے ۵ بجے دن تک رکھا گیا۔ تقریب میں سکول کے طلبہ، ان کے والدین، اراکین جماعتہائے احمدیہ مارو، ناندی اور لٹوکا مدعو کئے گئے۔ محکمہ تعلیم کی نمائندگی مکرم وی۔ نائر صاحب (V. NAIR) ایجوکیشن آفیسر نے فرمائی۔ سب سے پہلے خاکسار نے دعا کر کے افتتاحی تقریب کی رسم ادا کی اور کمرے کا تالا کھول کر دروازہ کھولا۔ اس کے بعد جملہ حاضرین کمرے میں داخل ہو کر اپنی اپنی جگہ پر تشریف فرما ہوئے اور خاکسار کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔

جلسہ تلاوت قرآن کریم سے شروع کیا گیا جو مولوی عبد الرشید صاحب رازی نے کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام جو محاسن اسلام پر مشتمل ہے عزیز محمد سرور شاہ صاحب نے خوش الحانی سے پڑھا۔ یہ عزیز حال ہی میں تعلیم حاصل کر کے ربوہ سے اپنے وطن فیجی آئے ہیں۔ اس کے بعد مکرم محمد حسین صاحب نے تقریر کی جو ہمارے سکول کے ہیڈ ٹیچر ہیں۔ انہوں نے اختصار کے ساتھ ابتداء سے سکول کے تاریخی حالات بیان کئے اور بتایا کہ باوجود نامساعد حالات کے اللہ تعالیٰ کا فضل ہمارے شامل حال رہا اور سکول ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی منازل طے کرتا چلا آیا ہے۔ طلبہ کا داخلہ بھی ہر سال پہلے سے زیادہ ہوتا ہے اور اساتذہ بھی تعلیم میں پوری دلچسپی لیتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ طلبہ انگریزی، فیجین، ہندی اور اردو چاروں زبانوں میں ہمارے سکول میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

بعد ازاں مکرم حاجی محمد حنیف صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لٹوکا نے تقریر کی اور طلبہ کے لئے نصائح کے رنگ میں چند باتیں بیان فرمائیں۔ اس کے بعد جناب وی۔ نائر صاحب ایجوکیشن آفیسر نے تقریر کی۔ انہوں نے محکمہ تعلیم کی طرف سے اس سکول کی کامیابی اور حسن انتظام پر جماعت کو مبارکباد پیش کی اور اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ اس سکول میں اساتذہ محبت اور محنت کے ساتھ بچوں کو نہ صرف کتابی تعلیم دیتے ہیں بلکہ اخلاقی تعلیم بھی دیتے ہیں۔ اس کے بعد مکرم محمد اسمٰعیل صاحب نے تقریر کی جو ریٹائرڈ ٹیچر ہیں۔ آپ نے اپنے تعلیمی تجربہ کی بعض مفید باتیں طلبہ کو بتائیں۔

آخر میں خاکسار نے تقریر کی اور بتایا کہ فیجی میں ہماری جماعت کے ذریعہ قائم کردہ اس سکول کی حسن کارکردگی اور خدمتِ خلق کے جذبہ کے ساتھ کام کرنے کا ذکر آپ نے سن لیا۔ میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے نہ صرف فیجی میں بلکہ براعظم افریقہ میں وسیع پیمانہ پر خدمت کا کام کر رہی ہے۔ ہمارے تبلیغی مشن دنیا کے ہر کونہ میں پائے جاتے ہیں اور یہ جماعت بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق دنیا کے ہر کونے تک پہنچی ہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید کا قیام اور خدا کے بندوں کی خدمت کے کام سرانجام دے رہی ہے۔ اور سینکڑوں سکول اور کالج تعلیم دینے کے لئے اور بہت سے میڈیکل سنٹر علاج اور صحت کے پیش نظر قائم کئے گئے ہیں۔

بالآخر خاکسار نے اجتماعی دعا کرائی اور جلسہ برخاست ہوا۔ اس کے بعد جملہ مہمانوں کی چائے، بسکٹ اور مٹھائی سے تواضع کی گئی اور بخیر و خوبی و کامیابی یہ تقریب ختم ہوئی۔ اس تقریب کے فوٹو اور رپورٹ روزنامہ فیجی ٹائمز نے بھی نمایاں طور پر شائع کئے۔

(غلام احمد فرخ مبلغ انچارج فیجی)

تربیتی دورہ مجالس انصار اللہ ضلع سیالکوٹ

(مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب ایم۔اے سیکرٹری برائے صدر مجلس انصار اللہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ ۱۰ صلح / جنوری ۱۳۵۴ ہش / ۱۹۷۵ء میں ارشاد فرمایا تھا کہ بچوں اور نوجوانوں کی تربیت کی ذمہ داری انصار اللہ پر ہے اس لئے وہ تربیت کا پروگرام بنائیں اور ہر ایک کو معرفت کے مقام پر کھڑا کرنے کی کوشش کریں۔ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں مجلس مرکزیہ نے جو پروگرام تجویز کیا اس کی ایک شق یہ بھی ہے کہ مرکزی وفد ضلع سیالکوٹ کی مجالس کا تربیتی دورہ کرے۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی منظوری سے مندرجہ ذیل ممبران پر مشتمل وفد مورخہ ۲۱ فروری کو دورہ پر روانہ ہوا۔

۱۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نائب صدر (امیر وفد)

۲۔ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب - نائب صدر صفِ دوم

۳۔ 〃 ملک محمد عبد اللہ صاحب۔ قائد مال

۴۔ خاکسار محمد ابراہیم سیکرٹری برائے صدر

مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ نے ضلع کو مندرجہ ذیل آٹھ سنٹروں میں تقسیم کر کے ارد گرد کی مجالس کو مقررہ سنٹروں میں آنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ حاضری کا نقشہ حسب ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام سنٹر	شامل ہونے والی مجالس کی تعداد	حاضری
۱	سیالکوٹ شہر	۱۳	۴۱۰
۲	رائے پور	۹	۱۶۰
۳	ڈیریانوالہ	۱۷	۵۱۰
۴	کلاسوالہ	۹	۱۵۰
۵	ریئوکے	۸	۱۷۵
۶	قلعہ صوبہ سنگھ (کالروالا)	۱۰	۵۵۰
۷	چندر کے منگولے	۱۰	۲۰۰
۸	چونڈہ	۹	۳۰۰
	کل میزان	۸۵	

محترم مولانا ابو العطاء صاحب، محترم چوہدری شبیر احمد صاحب اور محترم ملک محمد عبد اللہ صاحب نے "ذکّر" کے حکم کے تحت اپنے بزرگوں، بھائیوں اور عزیزوں کو احسن پیرایہ میں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ خدا کے فضل سے جماعت کے ہر طبقہ نے اپنے اپنے رنگ میں بڑا اچھا اثر لیا۔ چہروں پر بشاشت اور انبساط کی خاص کیفیت عیاں تھی۔ نوجوانوں نے انتظامات کے سلسلہ میں بڑی مستعدی اور ذمہ داری کا ثبوت دیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مقررہ سنٹروں کے علاوہ بھی مخلصین کے شدید تقاضا پر وفد ساہو والہ اور ڈنڈ پور بھی لے جایا گیا۔ چندر کے منگولے سنٹر میں کوٹ گھمن کے صدر جماعت مکرم چوہدری محمد حسین صاحب کی شدید خواہش تھی کہ مولانا ابو العطاء صاحب ان کے گاؤں جا کر مسجد کا سنگِ بنیاد رکھیں۔ باوجود وقت کی تنگی کے محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے انکی خواہش کو پورا فرمایا اور ایک احمدی بہن جنکی وفد کے پہنچنے سے چند منٹ پہلے وفات ہو گئی تھی کے جنازہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔

دورہ کے انتظامات میں جملہ عہدیداران اور احباب جماعت نے بڑی ذمہ داری کا ثبوت دیا۔ محترم چوہدری محمد اسلم صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ خاص طور پر ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ انہوں نے خود ہر جگہ پہنچ کر انتظامات کو آخری شکل دی اور آٹھوں دن مرکزی وفد کے ساتھ رہے۔ اسی طرح وفد کو مکرم خواجہ محمد امین صاحب ناظم انصار اللہ ضلع سیالکوٹ کی معیت بھی حاصل رہی۔ اللہ تعالیٰ ان جملہ عہدیداران اور احباب کو احسن جزاء دے اور سب کے نفوس و اموال میں برکت بخشے آمین۔